بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَسۡتَعِیۡنُ بِرَسُوۡلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

اہل سنت کا لبادہ اوڑھ کر ترفض کی آبیاری کرنے والوں سے آگاہی کے سلسلہ میں اعلان حق

مَکَّارِیٔ مُتَرَفِّضَہ اور علماء حق

اَلۡمُعۡلِنۡ

سرخیلِ علماءِ حق استاذ العلماء

علامہ حافظ عبد الستار سعیدی اسعدنا اللہ تعالیٰ بانفاسہ القدسیہ

پیش کش

قبلہ حافظ صاحب زید مجدہ کے آغازِ تدریس کی پہلی کلاس کا ادنیٰ شریک درس

ظہور احمد جلالی

شرف اشاعت

انجمن غلامانِ اہلِ بیت مانگا منڈی لاہور

فون نمبر: 0300-4874792

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللہِ

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ وسلم

غیب دان نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

یاتی علی الناس زمان یستخفی المومن فیھم کما یستخفی المنافق فیکم الیوم ۔ (کنز العمال حدیث نمبر: ۳۱۱۱۱)

''لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ مومن ان میں اس طرح چھپے گا جس طرح آج تم میں منافق چھپتا ہے''۔

جب ہم اپنے گرد و پیش کو دیکھتے ہیں تو کہیں وہابی اپنے پشت پناہوں کی آشیرباد سے اہل السنۃ والجماعۃ یعنی اہل حق کو آنکھیں نکال رہے ہیں۔ کہیں دیابنہ اپنی دہشت گردی کی ہیبت قائم کرتے اور برقرار رکھتے ہوئے دندناتے پھرتے ہیں۔ کبھی تبلیغ کے روپ میں مسکین بن کر اہل السنۃ کی مساجد پر قبضے کر رہے ہیں۔ اور کہیں دشمنانِ صحابۂ کرام اہل بیت اطہار کی محبت کے دعویدار بن کر ''جب کہ حقیقتاً وہ اہل بیت اطہار کے دشمن ہیں۔ حتیٰ کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاءِ کار کی شہادت کے اصل مجرم بتانے سے بھی گریز کرتے ہیں کہ کہیں اپنی نشاندہی خود نہ کر بیٹھیں'' اہل حق کے خون کے پیاسے نظر آتے ہیں۔ اس کشیدہ ماحول میں ایک اور نسل کے لوگ بھی نمایاں ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اہل السنۃ والجماعۃ الحنفیہ الرضویۃ اور ان کے اکابرین کا نام لے کر اہل السنۃ کو شکار کر رہے ہیں۔ اور پانی روافض کا بھر رہے ہیں۔ انہیں دور حاضر میں مُتَرَفِّضہ کہا جاتا ہے۔ ان میں دو اہم نام یہ ہیں۔

(۱) **جَسْرُ الْمُتَرَفِّضَہ** پیر سید انور شاہ سدرہ والے جو جعلسازی سے گیلانی بنے

ہوئے ہیں۔

(۲) شَیۡخُ الۡمُتَرَفِّضَہ پیر سید ریاض حسین شاہ کٹنالی ککوتری حال راولپنڈی والے (جو بقول سیّد عبدالقادر شاہ صاحب ٹینچ بھاٹا بناوٹی سید ہیں) خلیفہ پیر ایک طرف دیوبندی لالہ جی جمشید نامی کے ہیں دوسری طرف امام المُتَرَفِّضَہ سیّد محمود ہزاروی کے خلیفہ اور تعلیماتِ ترفض میں دن رات کوشاں ہیں یعنی ڈبل منافق تو سنتے چلے آرہے تھے۔ یہ ٹرپل منافقت کہاں سے آگئی؟

یقیناً یہ قربِ قیامت کی واضح ترین علامت ہے۔

فقیر نے ۱۴ فروری ۲۰۲۰ء سے جَسْرُ الۡمُتَرَفِّضَہ کی مکاری سے پردہ چاک کرنے کا عزم بالجزم والفعل کر رکھا ہے

اور شَیۡخُ الۡمُتَرَفِّضَہ (جو جَسْرُ الۡمُتَرَفِّضَہ سے کہیں بڑھ کر مکائدِ خفیہ میں مہارت رکھتے ہیں) اکتوبر ۲۰۱۹ء میں ان کی شرح عقائد پہ تنقید سے ان کا محاسبہ شروع کر رکھا ہے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

شَیۡخُ الۡمُتَرَفِّضَہ کی قرآن عزیز میں تحریف لفظی ومعنوی، حدیث شریف میں تحریف معنوی، سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ کریمہ پر رکیک حملہ اور روافض کی من گھڑت روایات کو مزے لے لے کر بیان کرنے پر فقیر کی ناصحانہ کوشش جاری تھی کہ کیر سقر کی چمنی نے غلیظ اور متعفن دھواں چھوڑنا شروع کر دیا اور حالات اس وقت یہ بتا رہے ہیں۔ اس بھٹی میں کچا کوئلہ ان مُتَرَفِّضَہ نے ڈالا ہے۔ مزید یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پھکڑ گو (مغلظات انداز) مشہدی برادران اور ان کے ایک پرانے زخم خوردہ کے بقول لِتَّـر (جوتا) مار برادران۔ بھی اس کیر سقر میں کچا کوئلہ جی بھر کر ڈال رہے ہیں۔

۱۴ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ ۱۴ جولائی ۲۰۲۲ء بروز جمعرات ان مُتَرَفِّضَہ اور پھکڑ گو (لتر مار مغلظات انداز) برادران کا مانگا منڈی کے مسکین کے نام پر بھکھی شریف میں جو

خون کھولتا رہا ہے وہ اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

مُتَرَفِّضَہ ہم زبان ہو کر اپنے ترفض کے دفاع میں جو چاہیں حربے استعمال کریں ان کا حق ہے۔

ان پھکڑ گو (لِتّر مار مغلظات انداز) مشہدی برادران کو کیا تکلیف اٹھی ہے کہ انہوں نے ان کا **پپیا** بن کر بجنا شروع کر دیا ہے۔ ایک بھائی اپنے تضمیر سے قبل والے لحیم وجسیم جثّہ کو سامنے رکھ کر اپنے والد گرامی، شیخ المحدثین، زین المتقین، سندالکاملین، سید العارفین، حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب مشہدی قدس سرہ العزیز کے تلامذہ کو اپنے جثّہ کی مقدار میں پھکڑ نکالتا ہے۔ اور دوسرا بھائی بڑا ہونے کے ناطے وہ مغلظات اٹھا کر اپنے والد مکرم، شیخ معظم، زبدۃ الاصفیاء حضرت قبلہ شاہ صاحب بھکھی شریف رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کے گھر بڑے اہتمام سے پہنچاتا ہے تاکہ چھوٹے بھائی کی اتنی جانفشانی' زور اور مشقت سے نکالی ہوئی مغلظات کہیں راہ میں ہی نہ رہ جائیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

پھکڑ گو (پھکڑ کڈھ لِتّر مار مغلظات انداز) مشہدی برادران کی قدر مشترک صَرف اور صرف یہی ایک ہے کہ اپنے والد معظم، ذوالمجد والکرم رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ الرب الاعظم کے رفقاء، متوسلین تلامذہ اور مریدین کو رگڑا دیتے رہنا اس میں کسی قسم کا کوئی استثناء پسند نہیں فرماتے۔ وقت آنے پر ایک ایک کارگڑا واضح کر دیا جائے گا۔ چند ماہ قبل حضور قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے ایک نامور تلمیذ رشید اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ جب یہ اطلاع مُپھکڑ حدام والد خویش کو ملی تو آپ نے دو تین جملے ارشاد فرمائے۔ پہلا جملہ یہ تھا دَخَلَ فِی النَّارِ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اور اپنی حیثیت یہ بنا رکھی ہے کہ لوگ انہیں بین الاقوامی منگتا کے نام سے یاد کرتے ہیں اور دوسرے بڑے بھائی مُوصِلُ الپھگاکڑ اِلٰی بُیُوْتِ خُدَّامِ وَالِدِہٖ

الْمُعَظَّم نے اعلیٰ سے اعلیٰ نسبتوں کے باوجود خود کو اس حد تک گرا رکھا ہے۔ کہ ایک بار چند گہرے جگری اور ہم نوالہ و ہم پیالہ دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک نے کہا کہ قبر و حشر کو سامنے رکھتے ہوئے بتاؤ کہ ہم میں سے جھوٹ کون بولتا ہے اور پھر حلف بھی اٹھا لیتا ہے؟ اہل مجلس نے جس شخصیت کو اس ایوارڈ کا حق دار قرار دیا۔ وہ ہمارے مخدوم زادے موصل الپھاکا کڑالی بیوت الخذام ہیں۔ یہ پھکڑ گو (لِتَّر مار مغلظات انداز) مشہدی برادران بہت عظمتوں، خوبیوں اور نسبتوں والے ہیں جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ان کو کیا مجبوری بن گئی ہے کہ ان تمام موروثی سعادتوں کو نظر انداز کر کے شَیْخ الْمُتَرَفِّضَه وغیرہ کے آگے استعمال ہو رہے ہیں اگر ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو اپنی عظمتوں اور اپنے والد گرامی کامل الصفات شخصیت کا احساس ہو جائے اور یہ حضرات حضور قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علو ہمت، بلندی فکر، رفعت کمال اور زہد بے مثال کو سامنے رکھ لیں تو ایک لمحہ کے لئے بھی شَیْخ الْمُتَرَفِّضَه جیسے سینکڑوں مکاروں کو خاطر میں نہ لائیں۔

شَیْخ الْمُتَرَفِّضَه کی موجودہ چال:

شَیْخ الْمُتَرَفِّضَه ان دنوں مختلف عنوانات کے تحت محافل منعقد کرتے ہیں۔ مختلف لوگوں کو بلا کر خوشامد وغیرہ کر کے منصب صدارت پر بٹھاتے ہیں۔ اپنے تعلقات استوار کرتے ہوئے ان کو تَرَفُّض کی راہ دکھاتے ہیں۔ نیز وہاں جا رہے ہیں، یہاں آ رہے ہیں۔ یہ بھی شروع فرما دیا ہے۔ جب کہ پہلے بھکھی شریف والے بڑے شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی تعزیت کے لئے آنا گوارا نہ تھا۔ اسی فروغ تَرَفُّض کے دھن میں مگن گزشتہ دنوں ایک مرحومہ کے جنازے میں جا دھمکے۔ چالبازی یہ کی کہ امامت کس نے کروانی ہے؟ اسے خفیہ رکھا۔ دریں اثناء شَیْخ الْمُتَرَفِّضَه خلیفۃ الدیوبندی و امام المتفرضہ الہزاروی پیر سیّد ریاض حسین شاہ مصلائے امامت پر جا کھڑے ہوئے۔ صفوں میں متعدد علماء حق علماء اہل سنت بھی موجود تھے۔ جن کے

بڑے بڑے نام ہیں۔ اوران اسمائے گرامی میں اہم ترین نام اس دور میں پاکستان بھر میں سب سے زیادہ علماء کے محبوب و ہردلعزیز استاد، سرخیل اہل حق، استاذ الاساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے روحِ رواں حضرت قبلہ حافظ عبدالستار سعیدی اسعدنا اللہ تعالیٰ بانفاسہ الکریمۃ و متعنا بطول حیاتہ مع الصحۃ والعافیۃ والبرکۃ کا ہے۔ آپ پہلی صف میں شَیْخ الْمُترَفِضَہ کے پیچھے کھڑے نظر آرہے ہیں۔ چونکہ فقیر آپ کے پہلے تدریسی سال کی پہلی کلاس کا ادنیٰ شریک درس ہے۔ اور حافظ صاحب زید مجدہ کی اپنے اس ادنیٰ تلمیذ پر نوازشات سے بھی اکثر لوگ واقف ہیں۔ اس لئے وہ مجھ سے دریافت کرنا ضروری سمجھتے تھے اور اہل تنقید فقیر کو مخاطب کر کے راحت محسوس کرتے تھے۔ فقیر انہیں بتا تا رہا کہ بعض دفعہ آدمی کسی مجبوری سے شامل ہو جاتا ہے مگر اقتداء کی نیت نہیں کرتا جیسا کہ جمال شیر ربانی کی حسین کرن حضرت میاں ولید احمد صاحب جواد شرقپوری زید مجدہ لاہور کسی جنازہ میں شامل تھے۔

تو امامت شَیْخ الْمُترَفِّضَہ نے سنبھال لی۔ درویش کامل حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے اس مہکتے پھول نے فقیر سے خود بیان فرمایا کہ میں جنازہ میں کھڑا رہا تھا۔ اس کی اقتداء کی نیت نہیں کی تھی۔ فقیر نے عرض کیا اگر میں کسی ایسی جگہ پھنس جاؤں تو اکیلا ہی نماز جنازہ پڑھ لیتا ہوں تا کہ وہ متوفی سنی نماز جنازہ کی دولت سے محروم ہی نہ رہ جائے۔ الغرض! قبلہ حافظ صاحب صف اوّل میں کھڑے صاف نظر آرہے تھے۔ ملک و بیرون ملک کے اہل السنۃ میں سخت تشویش پائی جاتی تھی۔ بحمدہ تعالیٰ قبلہ حافظ صاحب زید مجدہ نے اپنے اسلاف کے طریقہ مبارکہ کے عین مطابق کمال جراٴت سے شَیْخ الْمُترَفِّضَہ کی بدعقیدگی کا اعلان بھی فرمادیا۔ اور واضح کر دیا کہ میں نے اقتداء کی نیت نہیں کی تھی اور نہ ہی ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے۔

جزاہ اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرا

حضرت استاذیم حافظ صاحب قبلہ کا ارشاد گرامی بلفظہ حاضر خدمت ہے۔ اسے

پڑھیئے‘ حرزِ جاں بنایئے۔اپنے اسلاف کے طرزعمل کی جھلک دیکھئے‘ حق گوئی کوشعار بنایئے۔کسی بڑے سے بڑے کی بدعقیدگی واضح کرنے میں جھجھک محسوس نہ فرمایئے۔

دوٹوک کھلےلفظوں سے اعلان حق کرتے ہوئے۔اللہ تعالیٰ اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سَچّی سُچّی فرمانبرداری اپنایئے۔ اور اہل باطل بالخصوص موجودہ دور کے مُتَرَفِّضَہ سے عوام اہل حق کو بچانے کی کوشش فرمایئے۔اللہ تعالیٰ کی رحمت اوررسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن جایئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ظہور احمد جلالی۔ ۲۸/ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ/ ۲۸/جولائی ۲۰۲۲

قبلہ حافظ صاحب زیدمجدہ کا اعلان حق بلفظہٖ

(کال پرسائل) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ) وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(کال پرسائل) حضورایک مسئلہ کی وضاحت چاہئے؟

(حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ) فرمایئے

(کال پرسائل) آپ کی تصویرسوشل میڈیاپر وائرل ہورہی ہے۔جس میں آپ ایک بدعقیدہ شخص کے پیچھے نماز جنازہ ادافرمارہے ہیں۔اس کی کیا حقیقت ہے؟

(حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ) ہاں وہ چند دن پہلے میں ایک جنازہ میں شرکت کے لئے گیا۔ کچھ اور بھی علماء اہل سنت ساتھ تھے تو جب جنازہ کے لئے صفیں وغیرہ بنالی گئیں۔تو مجھے بھی کھینچ کے صف اول میں لے گئے دوست۔تو آخردم تک جنازہ کے شروع ہونے تک یہ علم میں نہیں تھا کہ جنازہ کی امامت کوئی بدعقیدہ شخص کرائے گا۔توبالکل عین وقت پراسی بدعقیدہ شخص کی امامت کا اعلان ہواتو اس وقت کہیں اِدھراُدھر جانے کی کوئی صورت بھی نہیں بن رہی تھی تو میں بلانیتِ اقتداءایسے ہی بس ہاتھ باندھ کر کھڑارہا جونہی اس جنازہ کا سلام پھیرا گیا تو میں نے نکلنے والی

بات کی:

ورنہ میرا عقیدہ بدعقیدہ اشخاص کے پیچھے نماز اور ان سے میل جول اور اختلاط کا بالکل وہی ہے۔اس سلسلہ میں جو سیّدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اور حضور قبلہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا اور میرے پیر و مرشد حضرت قبلہ غزالیٔ زماں رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔نہ ان کے پیچھے نماز کو جائز سمجھتا ہوں اور نہ ہی ان سے میل جول میں رغبت رکھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اسی عقیدے پر قائم و دائم رکھے۔

(کال پہ سائل) بہت شکریہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ) وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ گفتگو نیٹ پر موجود ہے۔جس پر سادات بھکھی شریف کے ایک نامور عالم مدرس علامہ مفتی سیّد عزیز الحسن شاہ مشہدی کا تبصرہ بھی ہے۔بزمِ محمدیہ کے عنوان سے ملاحظہ ہو۔

ضروری گزارش

شَیخُ الْمُتَرَفِّضَہ پیر سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے اپنی وکالت کے لئے سکھر کے علامہ چمن زمان نجم خودرُو نجم مبذور کو مقرر فرما رکھا ہے۔گزارش ہے کہ جلد ان کو اپنی طرف سے وکالت نامہ اور اجازت مُطْلَقَہ سے نوازیں تا کہ جلد از جلد باطل کی سرکوبی ممکن ہو سکے۔

ظہور احمد جلالی